زیرتبصرہ کتاب سود اور غیرسودی بنک کاری وغیرہ کے حوالے سے ان کے مختلف مضامین کا مجموعہ ہے۔ اس کتاب میں: بنک کیسے وجود میں آئے، بنکوں کا تاریخی پس منظر اور سماجی کردار، غیرسودی بنک کو اسلامی تعلیمات کی روشنی میں چلانے کی عملی صورت اور سرمایے کی حیثیت وغیرہ شامل ہیں۔ مزید برآں کتاب میں پاکستان کے حوالے سے غیرسودی (نفع ونقصان کی بنیاد پر) بنک کے قیام کا شرعی نقطۂ نظر سے جائزہ، مضاربت کی بنیاد پر بنک کا قیام اور اس کی شرعی حیثیت پر گفتگو کی گئی ہے (ص ۱۷)۔

مولانا طاسین کی رائے میں مضاربت کو اسلامی بنک کاری کی اساس نہیں بنایا جاسکتا کیونکہ ''مضاربت کا معاملہ معاشرے کے بعض مخصوص افراد سے تعلق رکھتا ہے اور انفرادی نوعیت کا معاملہ اجتماعی نوعیت کا معاملہ نہیں جس میں معاشرے کے سب افراد شریک ہوسکتے ہیں، لہٰذا بنک جیسے اجتماعی ادارے کی تشکیل مضاربت کی بنیاد پر کرنا درست نہیں قرار پاتا بلکہ غلط ہوتا ہے'' (ص ۲۶)

خلاصہ بحث کے طور پر مولانا طاسین لکھتے ہیں: ''اگر ہم واقعی صدقِ دل سے یہ چاہتے ہیں کہ ہمیں سود کی لعنت اور نحوست سے چھٹکارا ملے...... تو ہمیں پختہ عزم کے ساتھ اجتماعی طور پر یہ فیصلہ کرنا پڑے گا کہ ہم نے وطن عزیز پاکستان سے اس سرمایہ دارانہ معاشی نظام کا جڑ و بنیاد سے خاتمہ کرنا اور اکھاڑ پھینکنا ہے، جو فی الوقت ہمارے ہاں رائج اور بروے کار ہے، اور جس کے لازمی جز کے طور پر موجودہ بنک کاری کا ادارہ قائم ہے'' (ص ۳۲، ۳۳)۔ اس کے علاوہ مولانا نے بیمے کی شرعی حیثیت اور دیگر مسائل کی شرعی حیثیت و اہمیت پر بھی روشنی ڈالی ہے۔

مولانا مرحوم کی بعض آرا سے اختلاف بھی کیا جاسکتا ہے، اس کے باوجود تحقیقی حوالے سے مضامین کا یہ مجموعہ بہت سے اہم موضوعات کا احاطہ کرتا ہے اور قرآن و حدیث کے علاوہ فقہ کے حوالوں سے مزین ہے۔ (میاں محمد اکرم)

اے نیو ماڈل فار ہیلتھ اینڈ ڈزیز، ڈاکٹر جارج وتھالکس، ترجمہ: ڈاکٹر ملک محمد مسعود یحییٰ۔ ناشر: ہومیوپیتھک فرٹیلیٹی کلینک، مین بازار، جوہرآباد ۴۱۲۰۰۔ صفحات: ۲۵۱۔ قیمت: ۱۵۰ روپے۔

مصنف ایک تجربہ کار یونانی اور آلٹرنیٹو نوبل انعام یافتہ معالج ہیں۔ انھوں نے سالہا سال کے عملی تجربے سے یہ نتیجہ اخذ کیا کہ انٹی بیاٹک ادویہ کا غیرمستند اور بکثرت استعمال انسان کے مدافعتی نظام کو بے حد کمزور کر کے جسم پر مہلک اثرات مرتب کرتا ہے۔ دور جدید میں ایڈز اور ایسے ہی دوسرے امراض خبیثہ کا سب سے بڑا سبب ایلوپیتھک ادویات کا بے باکانہ استعمال ہے۔ وہ اس خطرناک صورت حال کا تدارک